786 کے بارے میں وضاحت

تحریر: جناب غلام سرور قریشی، عباس پورہ جہلم

ماہنامہ حرمین ربیع الاول و ربیع الثانی 1425ھ (مئی/ جون 2004ء) میں علم الاعداد حروفِ ابجد کے بارے میں درجِ تحت عنوان پر جناب افضل پاشا (جدہ' سعودی عرب) کی تحریر مرسلہ جناب خادم حسین پردیسی (جدہ) اشاعت پذیر ہوئی ہے۔

عنوان:۔ ''786 ہندوؤں کے بھگوان ہری کرشنا کا نمبر ہے''

محترم مضمون نگار نے لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد 788 بنتے ہیں۔ اور یہ جو مسلمان اپنی تحریروں پر 786 لکھتے ہیں تو دراصل ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ میں ذاتی طور پر اسی کا قائل اور فاعل ہوں کہ ہمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر ہی اپنا خط' اپنی تحریر اور ہر قسم کی نگارش کی ابتدا کرنا چاہئے۔ اس کے لکھنے سے ہمیں برکت حاصل ہوتی ہے جو 786 یا 788 سے میسر نہیں آتی۔

اگر سوءادب نہ ہو تو میں یہ عرض کروں گا کہ محترم مضمون نگار نے 788 کے اعداد حاصل کرنے میں ٹھوکر کھائی ہے اور ان کا یہ دعویٰ اہل علم کے نزدیک لائق اعتناء نہیں ہے۔ وہ علم الاعداد حروف ابجد کی کوئی معتبر کتاب دیکھیں تو انھیں اعداد کے شمار کا یہ طریقہ ملے گا۔ (الف) اعداد صرف حروف کے لئے جاتے ہیں (ب) حرکات یعنی فتحہ، کسرہ، ضمہ، مدہ، کھڑی زبر اور کھڑی زیر وغیرہ نہ ہیں اس لئے وہ شمار میں نہ لائی جائیں گی۔ (ج) حرف مشدد ایک ہی بار شمار ہوگا۔ (د) واؤ معدولہ اور شمسی وقمری حروف سے پہلے آنے والے الف اور لام شمار میں آئیں گے اور اسی طرح نون غنہ بھی۔ (ر) انحصار تلفظ پر نہ ہوگا بلکہ حروف مرقومہ پر ہوگا یعنی وہ تمام حروف شمار میں آئیں گے جو کسی کلمہ کے لہجے میں برتے گئے ہوں۔ محترم مضمون نگار نے ٹھوکر یہ کھائی کہ لفظِ اللہ اور لفظِ رحمٰن پر کھڑی زبر کو الف شمار کر لیا اور دو کا اضافہ کر لیا اور یوں مجموعہ 786 کی جگہ 788 ہو گیا۔ یہ علمی سہو ہے جس کا ازالہ ضروری ہے۔

اب میں ایک مثال کے ذریعے واضح کرتا ہوں کہ اعداد کیسے لئے جاتے ہیں۔ اسم حسنیٰ ''الہٰ'' تین حروف پر مشتمل ہے۔ الف: 1۔ لام: 30۔ ہ: 5۔ حرف لام پر کھڑی زبر حرکت ہے۔ وہ شمار میں نہ آئے

گی اور مجموعہ ہو گا 36 ۔ اردو میں لوگ رحمٰن کو رحمان بھی لکھ دیتے ہیں، شاید پاشا صاحب نے اسی طرح لکھ کر الف کو شمار کر لیا ہے۔ مگر یہ علم عربی الاصل ہے۔ اور عربی قاعدہ پر رحمٰن ہی لکھا جاتا ہے۔ جبکہ الہٰ کو تو اردو میں بھی الاہ نہیں لکھتے اور لفظِ اللہ کو تو کسی دوسری طرح لکھ ہی نہیں سکتے۔ موقع کی مناسبت سے یہ وضاحت بھی بے جا نہ ہو گی کہ ابتدا اس علم کی کیسے ہوئی۔ قدیم شاہان عرب میں کسی کے وزیر دانا نے یہ علم ایجاد کیا۔ ضرورت اس کی یہ تھی کہ گورنروں عاملوں اور سپہ سالاروں کے نام جو قاصد شاہی فرامین لے کر جاتے، کبھی راستے میں دشمن کے جاسوس انھیں پکڑ لیتے یا ورغلا لیتے اور ان سے ڈاک چھین لیتے اور رموز مملکت سے آگاہی حاصل کر لیتے۔ اس وزیر یا تدبیر نے حروف کے اعداد مقرر کر کے ایک CODED DICTIONARY تیار کرائی جس کا سرّ نہاں صرف انھی لوگوں کو معلوم ہوتا جن کے پاس اس کی نقول ہوتیں۔ جب کسی عامل یا کمانڈر کے پاس کوئی بادشاہی حکم آتا تو وہ اپنی کوڈڈ ڈکشنری کی مدد سے اعداد کے ذریعے الفاظ بنا لیتا۔ اب اگر قاصد راستے میں دشمن کے ہتھے چڑھ بھی جاتا اور ڈاک اس سے چھین لی جاتی تو بھی دشمن کے پلے کچھ نہ پڑتا اور اگر قاصد پر تشدد بھی کیا جاتا تو بھی وہ کچھ نہ بتا سکتا کیونکہ وہ اس علم سے بے بہرہ ہوتا۔ پھر دستورِ زمانہ کے مطابق صدیوں بعد یہ سرّی علم لوگوں پر ظاہر ہو گیا اور اہل علم اسے ایک امتیازی علمی فضیلت کے طور حاصل کرنے اور برتنے لگے۔ اس علم میں کام آنے والے تمام حروف عربی ہیں۔ کوئی حرف عجمی یا ہندی نہ ہے جو اس کے عربی الاصل ہونے کی شہادت ہے۔

بلاشبہ ''ہری کرشنا'' کے اعداد بھی 786 ہی بنتے ہیں۔ لیکن اسمائے حسنٰی ''یا مقتدرُ یا ہادی'' کے اعداد بھی 786 ہی بنتے ہیں تو اب کیا کہیں گے؟ ہوسکتا ہے کہ ہندو لکھنے والا 786 ہری کرشنا کے لئے لکھتا ہو لیکن مسلمان لکھنے والا اسے بسم اللہ الخ...... کی جگہ ہی لکھتا ہے۔ گو کہ میں بسم اللہ...... الخ ہی لکھنے کا مؤید ہوں۔

مسئلہ کا اہم پہلو یہ ہے کہ بعض لوگوں نے علم الاعداد کو تعویذ گنڈے' حالات و واقعات آئندہ کے متعلق پیش گوئی اور حلِ مشکلات کا ذریعہ ٹھہرا لیا ہے جو سراسر جہالت ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ بانیانِ علم نے اعداد حروف میں کسی غیر مرئی طاقت کا راز نہ پایا اور نہ بیان کیا تھا یہ تو گمراہ متاخرین کی کارستانی ہے جس اجتناب واجب ہے۔ زائچے بنانا، بڑاوے تیار کرنا، ستاروں کی چالیں دیکھنا، مبارک اور نحس ساعات نکالنا، عقیق، زمرد نیلم وغیرہ سے برکت حاصل کرنا۔ یہ سب بے بنیاد عقائد و اعمال ہیں ملنگوں کو دیکھو، ہر ایک کے ہاتھ پاؤں پر کوئی درجنوں کے حساب سے عقیق وغیرہ کی مندریاں اور کڑے ہوں گے مگر..... ان کی بدبختی پر غور کرو کہ گداگری جیسا ذلیل پیشہ ان کا مقدر ہے۔